Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۱۶ شوال ۱۳۹۹ھ ۔ ۹ تبوک ۱۳۵۸ہش ۔ ۹ ستمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۰۴

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم جواہر الکلام

اپنے نفس کو فراموش کرکے دوسرے کے عیب نہ دیکھا کرو

جو خود عمل نہیں کرتا وہ دوسروں کو کچھ کہنے کا حق نہیں رکھتا

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝

(الصف آیت ۳-۴)

ترجمہ:۔ اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ خدا کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ناپسندیدہ ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِطَّلَعَ قَوْمٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عَلٰی قَوْمٍ مِّنْ اَھْلِ النَّارِ فَقَالُوْا بِمَ دَخَلْتُمُ النَّارَ وَاِنَّمَا دَخَلْنَا الْجَنَّۃَ بِتَعْلِیْمِکُمْ قَالُوْا اِنَّا کُنَّا نَأْمُرُ وَلَا نَفْعَلُ۔

(درِّ منثور جلد اوّل ص ۶۵)

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہلِ جنت کی ایک جماعت نے اہلِ جہنم کی ایک جماعت پر جھانکا اور کہا کہ تم کس وجہ سے دوزخ میں داخل کئے گئے حالانکہ ہم تمہاری تعلیم کے باعث جنت میں داخل کئے گئے۔ انہوں نے کہا ہم حکم دیا کرتے تھے مگر ہم خود نہیں کرتے تھے۔

۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا النَّاسَ اِلٰی قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَلَمْ یَعْمَلْ ھُوَ بِہٖ لَمْ یَزَلْ فِیْ ظِلِّ سُخْطِ اللّٰہِ حَتّٰی یَکُفَّ اَوْ یَعْمَلَ مَا قَالَ اَوْ دَعَا اِلَیْہِ۔ (درِّ منثور جلد اوّل ص ۶۵)

ترجمہ:۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لوگوں کو کسی بات یا کام کی طرف بلایا مگر خود اس پر عمل نہیں کیا وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے سایہ تلے رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس سے روک دے یا خود اس پر عمل کرے جو اس نے کہا یا جس کام کی طرف بلایا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہوگیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ......

کہ اپنے نفس کو فراموش کرکے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہیئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے۔ چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کا مصداق ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۳۶۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۹ر تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

فلو کا اثر ابھی باقی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

یہ وقت پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"...... ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بلا ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو، تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کرکے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا ......"

(کشتی نوح ص ۶۴)

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادِ عالیہ کی رو سے وقت کی اہمیت کو پہچاننا ہر مومن کا فرض ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ کُل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ متعلقہ عہدیداران سے بھی درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر وصول شدہ چندہ جات کی رقوم مرکز میں ارسال فرمایا کریں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اطلاع

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ بعض مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۷۹ء کے بعد (تا اطلاع ثانی) حضور ایدہ اللہ سے ملاقاتیں بند رہیں گی۔

پرائیویٹ سیکرٹری

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ر شوال ۱۳۹۹ھ

۹ر تبوک ۱۳۵۸ ہش

۹ر ستمبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقبول اور انقلاب انگیز دعاؤں کا نہایت بابرکت تسلسل

مامور من اللہ کا وجود یوں تو سب ہی کے لئے لیکن اس کے اپنے متبعین کے لئے خاص طور پر سراپا رحمت ہوتا ہے۔ ان کی تکلیف اس پر بہت شاق گزرتی ہے۔ وہ ان کے لئے دعائیں کرتا اور ان کی خطاؤں اور لغزشوں کی خدا تعالیٰ سے معافی طلب کرتا ہے۔ اُس کی ان مقبول دعاؤں کے طفیل ہی وہ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کے مورد بنتے ہیں، درگاہِ ربّ العزّت سے طمانیت و سکینت ان پر اُترتی ہے اور وہ ہر وقت محبّت و عشقِ الٰہی کے جذبہ سے سرشار رہتے ہیں۔

یہ نعمتِ عظمیٰ سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے طفیل آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نصیب ہوئی اور کیوں نہ ہوتی جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا۔ بالخصوص صحابہؓ کے لئے آپؐ کا وجود باجود کیوں سراپا رحمت نہ ہوتا جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو بار بار یہ حکم مل رہا تھا:۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ

(آل عمران آیت ۱۶۰)

ترجمہ:۔ اور تُو اُس عظیم الشان رحمت کی وجہ سے (ہی) جو اللہ کی طرف سے (تجھے دی گئی) ہے ان کے لئے نرم دل واقع ہوا ہے اور اگر تُو تُند خُو اور سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے گرد سے تتر بتر ہو جاتے۔ پس تُو ان سے درگزر کر اور ان کے لئے (خدا سے) بخشش مانگ۔

صحابہؓ کے حق میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مقبول دُعائیں ہی تھیں جن کی وجہ سے ان کے دلوں پر درگاہِ ربّ العزّت سے طمانیت و سکینت اُترتی تھی اور ان کے دن اور رات جوارِ رحمتِ ایزدی میں بسر ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے خود آنحضورؐ کی دعاؤں کو اُن کے لئے طمانیت و سکینت کا ذریعہ قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

(التوبہ آیت ۱۰۳)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) اپنے اموال میں سے جو کچھ وہ اللہ کی رضا کے لئے صدقِ دل سے پیش کرتے ہیں قبول کر تا کہ تُو انہیں پاک کرے اور اُن کی ترقی کے سامان مہیا کرے۔ اور ان کے لئے دعائیں بھی کرتا رہ کیونکہ تیری دعا ان کے لئے تسکین (یعنی رحمت اور برکت) کا موجب ہے اور اللہ تیری دعاؤں کو بہت سُننے والا اور حالات کو جاننے والا ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس عظیم الشان رحمت کی وجہ سے جو آپؐ کو بطور خاص عطا کی گئی تھی۔ صحابہ کرامؓ کے لئے نرم دل اور سراپا رحمت بنایا تھا اور آپؐ کو ان کے لئے بہت دعائیں کرنے اور بخشش طلب کرنے کا حکم دیا تھا اس لئے آپؐ نے ان کے لئے دعائیں اور استغفار کرنے کو اس کمال تک پہنچایا کہ ان متضرعانہ دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں ایک انقلابِ عظیم رونما ہوئے بغیر نہ رہا حتیٰ کہ ذرّے تاروں کی طرح چمکنے اور سنگریزے ہیروں کی طرح دمکنے لگے اور خاک کے پتلے عالمِ بالا کی مخلوق بن کر ہر طرف نور برسانے لگے۔ آسمان زمین کے اس قدر قریب ہوا کہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ صحابہؓ پر رؤیا و کشوف اور الہام کا دروازہ اس شان سے کھُلا کہ انہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا اور وہ خود ایک دنیا کی کایا پلٹنے کا موجب بنے۔ دنیا کی ایسی کایا پلٹی کہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان معرضِ وجود میں آیا۔

یہ انقلابِ عظیم جس نے دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور جس کی وجہ سے ایک نیا جہان معرضِ وجود میں آیا اور جس نے تاریخ کے دھارے کا رُخ موڑ کر رکھ دیا ثمرہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کا جو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے حضور مانگیں اور جو حسبِ وعدۂ الٰہی خدا تعالیٰ کی جناب میں قبول ہوئیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان پُر تاثیر دعاؤں اور ان کے نتیجہ میں رونما ہونے والے انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا، کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ۔"

(برکات الدعا ص۱۰)

پھر صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی اپنے صحابہؓ اور پوری اُمّت کیلئے دردمندانہ دعائیں نہیں کرتے تھے بلکہ صحابہؓ بھی دن اور رات آپؐ کے لئے دعاؤں میں مصروف رہتے تھے، وہ کیوں نہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات کی بلندی اور آپؐ کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتے جبکہ (التوبہ آیت ۲۴ کی رُو سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات انہیں اپنے باپ دادوں، اپنے بیٹوں، اپنے بھائیوں، اپنی بیویوں اور اپنے تمام دوسرے رشتہ داروں، اپنے کمائے ہوئے اموال، اپنی سوداگریوں، اپنی مرغوب و دل پسند جائیدادوں اور حویلیوں، الغرض اپنی ہر عزیز سے عزیز شے سے کہیں بڑھ کر عزیز تھی اور وہ عشق کے جذبۂ بے پناہ میں سرشار تھے۔ اور پھر جبکہ خود خدا تعالیٰ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسلسل دعائیں کرنے اور کرتے چلے جانے کا حکم دے رکھا تھا (الاحزاب آیت ۵۷) اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں اپنے لئے دعائیں کرنے کی تلقین فرماتے رہتے تھے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی تو آپؐ نے اجازت مرحمت فرمانے کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا لَا تَنْسَنَا يَا اُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ یعنی اے میرے بھائی ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔

الغرض مامور من اللہ کا وجود اپنے متبعین کے لئے سراپا رحمت ہوتا ہے اس لئے کہ وہ ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور دردمندانہ و متضرعانہ دعائیں کرتا ہے جو جنابِ الٰہی میں مقبول ہو کر ان کی خطاؤں اور لغزشوں کی بخشش اور ان پر رحمتوں، فضلوں اور برکتوں کی بارش کا وسیلہ بنتی ہیں۔ اسی طرح مامور من اللہ کے متبعین اس رحمتِ خاص پر جذبۂ تشکّر سے لبریز ہو کر خود مامور من اللہ کی رفعتِ شان، بلندئ درجات اور مقاصد میں کامیابی کے لئے ہر آن دعاگو رہتے ہیں۔ دعاؤں کا یہ تسلسل اور یہ خصوصی امتیاز اسی صورت میں جاری رہ سکتا ہے کہ مامور من اللہ کے وصال کے بعد بھی جماعت ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع رہے۔ وہ امام اُن کے لئے اور وہ سب اپنے امام کے لئے مسلسل دعائیں کرتے رہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ دعاؤں کے اس تسلسل کے جاری رہنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے بہترین امام وہ ہوں گے جو تمہارے لئے دعائیں کریں گے اور جن کے لئے تم سدا دعاگو رہو گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درود شریف کی اہمیت و برکات

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ

(۲)

۷۔ خط وکتابت میں درود

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر خط و کتابت میں بھی تحریراً درود بھیجنا چاہیئے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

من صلّی علیّ فی کتاب لم تزل الصلوٰۃ جاریۃ لہ مادام اسمی فی ذالک الکتاب۔

یعنی جو شخص کسی کتاب میں مجھ پر درود بھیجے گا۔ اس پر اس وقت تک خدا تعالےٰ کی طرف سے خاص رحمتیں نازل ہوتی رہیں گی جب تک کہ اس کتاب میں میرا نام لکھا ہوا قائم رہے گا۔

ایک دوسری روایت بتبدیلیٔ الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

من صلّی علیّ فی کتاب لم تزل الملآئکۃ یستغفرون لہ مادام اسمی فی ذالک الکتاب

یعنی جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا۔ اس وقت تک برابر فرشتے اس شخص کے لئے بخشش مانگتے رہیں گے۔

۸۔ تنگ دستی میں درود

تنگ دستی میں درود شریف پڑھنا فراخی کا باعث ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدیں کلمات فرماتے ہیں کہ

کثرۃ الذکر والصلوٰۃ علیّ تنفی الفقر۔

یعنی کثرت سے ذکر الٰہی کرنا اور مجھ پر کثرت سے درود بھیجنا فقر و فاقہ کا بھی علاج ہے۔

۹۔ مشکلات کے حل کے لئے درود

درود شریف پڑھنے سے مشکلات بھی حل ہو جاتی ہیں چنانچہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

من صلّی علیّ مائۃ صلوٰۃ حین یصلی الصبح قبل ان یتکلم قضی اللّٰہ لہ مائۃ حاجۃٍ عجّل لہ ثلاثین حاجۃ" و اخّر لہ سبعین وفی المغرب مثلُ ذالک۔

یعنی جو شخص صبح کی نماز کے بعد دنیوی باتوں میں مشغول ہونے سے پہلے اور اسی طرح نماز مغرب کے بعد مجھ پر سو بار درود بھیجے گا۔ اس کی سو حاجتیں اللہ تعالےٰ پوری کردیگا تیس تو دنیا میں ہی اس کی حاجتیں پوری ہونگی اور باقی ستر کا اجر وہ آخرت میں پائے گا۔"

(کتاب درود شریف صفحہ ۸۸)

۱۰۔ گفتگو کرنے سے پہلے درود

اہم گفتگو کرنے سے پہلے درود شریف پڑھنا بابرکت ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

کل کلامٍ لا یذکر اللہ فیہ فیبدءُ بہ و بالصلوٰۃ علیّ فھو اقطع ممحوقٌ من کل برکۃ۔

یعنی جس بات میں اللہ تعالےٰ کا ذکر نہ کیا جائے یعنی اس سے پہلے اللہ تعالےٰ کا ذکر نہ کیا گیا ہو۔ اور مجھ پر درود نہ بھیجا گیا ہو۔ وہ بے خیر اور بے برکت ہوگا۔"

(کتاب درود شریف صفحہ ۹۰)

درود شریف پڑھنے کی حکمت

درود شریف بھی دراصل سوز و گداز سے بھرپور جوش و خروش اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے جو دعا کی جائے گی۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کی یاد میں وہ بالضرور شرف قبولیت سے مشرف ہوگی۔ اس میں ذرہ بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ شریعت کا نزول بھی ایک نشان ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آہ و بکا کا اور اندوہ و غم کا جو دنیا داروں کی ہدایت کے لئے تھا کون کسی کے غم میں شریک ہوتا ہے۔ اور کون کسی کی بھلائی اور خیر خواہی میں گھل جاتا ہے۔ ہاں وہی جس کا سینہ ہنڈیا کے ابال کی طرح دنیا کی ہدایت کے لئے پُر جوش ہو۔ اور اس نے صرف اور صرف مخلوقات کی بھلائی کے لئے اپنی جان جوکھوں میں ڈالی ہو۔ اور ہر نوع کی تکالیف شاقہ برداشت کی ہوں۔ اس کی قربانیوں اور احسانات کو یاد کر کے اس پر درود شریف کثرت سے بھیجا جائے۔ اور دلی تمنا ہو کہ خدایا ہم تو اس کے لئے کچھ نہیں کرسکتے۔ تو ہی اس کا آپ کو بدلہ دے۔ جو تو نے اس کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ انسان جب اک خاص رقت بھری اور حضورِ قلب اور تڑپ سے گداز ہو کر آپ کے لئے دعائیں کرتا ہے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مدارج میں ترقی ہوتی ہے۔ اور آپ پر رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ پس یہ دردبھری درود کی دعائیں اگرچہ آنحضرت پر رحمت کے نزول کا باعث بنتی ہیں مگر دعا کرنے والے کو دس گنا اس کا ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روح ایسے درود خوان اور آپ کی ترقی مدارج کے طالبوں سے خوش ہوتی ہے۔ اور اسی خوشی کا نتیجہ ہوتا ہے کہ اس کو دس گنا ثواب ہوتا ہے۔

(درود شریف صفحہ ۱۰۴)

درود شریف کی حقیقت

اس میں شک نہیں کہ خدا تعالےٰ کا ملنے سے اعلیٰ طریق حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے امت مسلمہ کو ملا۔ اس کے نتیجہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خداشناسی کا آلہ بن گئے۔ اس راستے میں جتنا امکان شرک کے پھیلنے کا ہو سکتا تھا۔ وہ بھی خداوند نے اپنے خاص فضل و کرم سے دور فرمایا۔ اس کا ایک طریق یہ ہے۔ کہ کلمہ توحید کے ساتھ محمد رسول اللہ عبدہ و رسولہ کا بیان کیا۔ تاکہ یہ بھی معلوم ہو اور یاد رہے کہ کامل توحید کو پیش کرنے والے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تھا اور وہ کوئی خدا نہیں تھے بلکہ وہ اس کے رسول اور اس کے عاجز بندے تھے۔

اس باریک حکمت کے ماتحت آپ کی وفات مدینہ میں ہوتی ہے۔ اور وہیں آپ کا روضہ مبارک ہے۔ تاکہ کبھی کسی کے دل میں شرک کا شائبہ بھی پیدا نہ ہو کہ چونکہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز عبادت الٰہی کی جاتی ہے۔ شاید خدانخواستہ محمد رسول اللہ کو بھی کوئی جاہل خدا نہ سمجھ لے۔ گویا شرک کی جڑ کو بالکل کاٹ کر اس کو بالکل مٹا دیا ہے۔

نیز اس شرک کی بدی کے پھیلنے کا امکان ہر زمانہ میں ہے۔ کیونکہ زمانہ ہمیشہ تغیر پذیر ہے تو اس کا علاج اور مداوا بھی اسی دعا درود شریف کے ساتھ کیا گیا ہے۔ کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات کے بعد خدا تعالےٰ نے نبوت ان کی اولاد میں قائم فرمائی۔ تاکہ بدی کا علاج ہوتا رہے۔ اسی طرح امت محمدیہ میں نیک لوگوں اور خلفاء کو بھیجنے کی پیشگوئی کرکے کہا ہے۔ چنانچہ سورۃ النور کی استخلاف والی آیت میں خلفاء کی بعثت کا وعدہ بھی اسی پیشگوئی کے پورا کرنے کا ایک جزو ہے۔ مزید برآں احادیث نبویہ سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مندرجہ الفاظ بطور پیشگوئی فرمائے ہیں کہ

لا یزال اللّٰہ یغرس فی ھذا الدین غرسًا یستعملھم فی طاعۃ

یعنی خدا تعالےٰ ہمیشہ اس دین میں ایسے لوگوں کا درخت لگاتا رہے گا جن کو اپنی اطاعت میں لگا دیگا۔

نیز ایک دوسری حدیث بایں کلمات موجود ہے کہ

لا تقوم الساعۃ الّا طائفۃٌ من امتی ظاھرون علی الناس لا یبالون من خذلھم ولا من نصرھم۔

قیامت قائم ہونے تک ایک گروہ میری امت میں سے سچائی دین کے ساتھ لوگوں پر ظاہر و باہر اور غالب رہے گا۔ وہ کسی کی پرواہ نہیں کریں گے خواہ ان کا کوئی مددگار ہو یا ان کو چھوڑ کر ان سے الگ ہو جائے۔

پس یہ علاج صحیح اور درست ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر دنیا کی اصلاح بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہی ہوتی رہے گی۔

درود شریف کی برکات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ کلمات رقمطراز ہیں:۔

"ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔ وابتغوا الیہ الوسیلۃ اس کی طرف وسیلہ طلب کرو۔ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے۔ اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں۔ اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھذا بما صلیت علی محمد"

(حقیقۃ الوحی ص۱۲۸ حاشیہ)

(ترجمہ الفاظ الہام) یہ اس وجہ سے ہے جو تم نے محمد پر درود بھیجا ہے۔

نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا کہ:۔

"درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ بکثرت پڑھو مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔"

(از تقریر ۱۰ جون ۱۸۹۸ء)

ایک شخص نے بیعت کر چکنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو۔ کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اسی میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزہ رکھو اور صدقہ و خیرات کرو۔ درود اور استغفار پڑھا کرو۔"

(الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۴ء)

بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ اور قدسیہ کلمات میں دعا ہے کہ

اے خداوندم بنام مصطفیٰ
کش شدی در ہر مقامے ناصرے
دست من گیر از رہ لطف و کرم
در مہم باش یار و یاورے
تکیہ بر زورِ تو دارم گرچہ من
ہمچو خاکم بلکہ زاں ہم کمترے

ترجمہ اے میرے خدا مصطفیٰؐ کے نام پر جس کا تو ہر جگہ مددگار رہا ہے اپنے لطف و کرم سے میرا ہاتھ پکڑ اور میرے کاموں میں میرا دوست اور مددگار بن جا۔ میں تیری قوت پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ کیونکہ میں خود خاک کی طرح ہوں بلکہ اس سے بھی کمتر۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب کاہلوں دارالصدر ربوہ کے چھوٹے بھائی چوہدری مبشر احمد خان صاحب کاہلوں ان دنوں شدید بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

مرزا منظور احمد قادیانی
برلاس منزل ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
"اخبار الفضل"
خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔
(مینیجر الفضل ربوہ)

اللہ تعالیٰ کا تصوّر اسلام اور دیگر مذاہب میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جس خدا نے اسلام دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہی کامل اور سچا خدا ہے۔ اور اس لئے قرآن کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع فرمایا ہے۔ دوسری قوموں اور کتابوں نے جس خدا کی طرف دنیا کو دعوت کی ہے وہ کوئی نہ کوئی عیب اپنے اندر رکھتے ہیں۔ کسی کے ہاتھ نہیں۔ کسی کے کان نہیں کوئی گونگا ہے کوئی کچھ۔ غرض کوئی نہ کوئی عیب اور روگ موجود ہے۔ مثلاً عیسائیوں نے جس کو خدا بنا رکھا ہے۔ سوچنے والا انسان سوچ سکتا ہے کہ اگر یہ ۱۹۰۰ برس کی مدت ان کے اس خیالی ڈھکوسلہ پر نہ گزر گئی ہوتی تو کچھ بھی ان کے ہاتھ میں نہیں تھا۔ اب صرف ایک بے ہودہ بات کہ ۱۹۰۰ برس سے یہ مذہب چلا آتا ہے۔ کوئی دلیل مسیح کی خدائی کی نہیں ہے۔ مسیح کو خدا بنانے والوں کو باوجود اس فلسفہ دانی کے شرم آجاتی ہے اگر سوچتے کہ کیا کبھی عورت کے پیٹ سے معمولی طور پر پیشاب کی راہ پیدا ہونے والا ضعیف و ناتواں بچہ جو کھانے پینے کا محتاج پاخانہ اور پیشاب کی حاجتوں کا پابند، تمام انسانی حوائج کا اسیر، اور محتاج ہو۔ خدا ہو سکتا ہے؟ صرف اتنی ہی بات ہے کہ پرانی بات ہو کر انہوں نے قائم مقام دلیل کے بنالی ہے۔ جیسے ہندوؤں کے خیال میں گنگا کے پانی میں ست اور برکت خیالی طور پر رکھی ہوئی ہے۔ حالانکہ وہ ایک معمولی دریا ہے۔ جس میں مینڈک، کچھوے اسی طرح موجود ہیں جیسے اور دریاؤں میں اور اس میں مُردوں کی ہڈیاں ڈالی جاتی ہیں۔ اب اگر ایک ہندو سے اس کی دلیل پوچھیں تو وہ یہی کہے گا کہ میرے دل میں دلیل ہے بیان نہیں کر سکتا۔ ایسا ہی نادان آریوں نے جو پرمیشر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ ایک مستری اور کاریگر سے بڑھ کر نہیں کیونکہ بجز جوڑنے جاڑنے کے خالقیت کے اعلیٰ جوہر سے وہ بے بہرہ ہے۔ روح اور ذراتِ عالم پر اس کا کوئی تصرف نہیں۔ کیونکہ اسنے انکو پیدا ہی نہیں کیا۔ وہ کبھی اپنے بندوں کو نجات دے نہیں سکتا۔ کیونکہ پھر سارا کارخانہ ہی بگڑتا ہے اور ہاتھ سے جاتا رہتا ہے وہ اپنے کسی مخلص بندے کی دعا ہی نہیں سن سکتا اور نہ کسی کو اپنے فضل سے کچھ دے سکتا ہے۔ کیونکہ جو کچھ وہ کسی کو دیتا ہے وہ اسی کے ہی کرموں کا پھل ہوتا ہے۔ غرض ہر قوم اور کتاب نے جب خدا کو پیش کیا ہے اسکو دیکھ کر شرم آجاتی ہے۔ یہ فضیلت اور فخر اسلام کو ہی ہے کہ اس کے ماننے والا کبھی شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ اس نے کامل خدا کا پتہ بتایا ہے اور کامل ہی کے حضور لے جائے گا۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲ ص ۳-۴ ۱۰ جنوری ۱۹۰۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر۔ (قسط ۲)

زمین کی پیدائش

(محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس سی سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

سمندر کے متعلق سب سے پہلے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیسے معرض وجود میں آئے۔ اس سوال کا جواب دینے سے قبل ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ خود زمین کیسے بنی؟ کیونکہ سمندر بہر حال زمین کا ایک حصہ ہیں۔

زمین کی پیدائش کے بارے میں مختلف نظریات پیش کئے گئے ہیں۔ اب سے دو ہزار سال قبل رومی فلاسفر سینیکا (SENKA) نے یہ خیال پیش کیا تھا کہ زمین سمندر ہی سے نکلی ہے۔ زمین کے اطراف پانی ہی پانی تھا اور تمام زمینی مادے اس میں حل شدہ تھے یہ پانی بہت گرم ہونے کی وجہ سے بڑے جوش و خروش سے گردش کر رہا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ ٹھنڈا ہو گیا اور حل شدہ مادے برّاعظموں کی شکل میں اس سے الگ ہو گئے۔ ازمنۂ وسطیٰ میں بھی ڈینٹے (Dante) نے کم و بیش اسی قسم کا تصوّر پیش کیا تھا۔

اٹھارہویں صدی عیسوی میں یہ کہا گیا کہ زمین ابتداءً سورج کا ایک حصہ تھی۔ بعد کے حوادث نے اسے سورج سے الگ کر دیا۔ اس علیحدگی کی پھر دو مختلف وجوہ بیان کی گئیں۔ ایک سائنسدان جارج لوئی لیکلیر (George Louise Laclere) کا خیال ہے کہ ایک بڑا دُم دار ستارہ سورج سے متصادم ہو گیا اور اس تصادم کے نتیجہ میں اس سے کچھ ٹکڑے ٹوٹ کر الگ ہو گئے جنہوں نے بعد میں سیّاروں کی شکل اختیار کر لی۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں دو امریکی سائنسدانوں ٹامس چیمبرلین (Thomas Chamberlain) اور فارسٹ مولٹن (Forest Moulton) نے کہا کہ سورج کسی تصادم کا شکار نہیں ہوا۔ البتہ ایک ستارہ اس کے بہت قریب سے گزرا اور اس کی کشش کی وجہ سے سورج کی سطح پر عظیم لہریں پیدا ہو گئیں جن کی بلندی لاکھوں میل سے زیادہ تھی۔ ان لہروں کے اوپر کے حصے شدید تموّج کے باعث اس طرح الگ ہو گئے جس طرح سمندر کی لہروں پر سے جھاگ اُڑ کر الگ ہو جاتی ہے۔ جب ستارہ دور چلا گیا تو لہروں کا بیشتر مادہ پھر سورج کے اندرونی حصہ میں گر گیا لیکن چند "قطرے" فضا میں بکھر گئے جنہوں نے سیاروں کی شکل اختیار کر لی۔ ۱۹۶۰ء میں انگلستان کے ایک سائنسدان ڈاکٹر ولفسن (Dr. Wolfson) نے تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ اس نظریہ کی تائید کی۔

۱۷۹۶ء میں فرانسیسی ریاضی دان لیپلیس (Laplace) اور جرمن مفکر ایمانوئیل کانٹ (Emanual Kant) نے نظریہ پیش کیا کہ ہمارے سارے نظام شمسی کا پہلے کوئی الگ وجود نہ تھا۔ طویل عرصہ قبل ایک ستارہ تھا جو اپنے محور کے گرد گھوم رہا تھا زبردست دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں کچھ حصے ٹوٹ کر الگ ہو گئے۔ سورج اور سیارے سب اسی ستارے کے ٹکڑے ہیں جو سکڑ کر الگ الگ وجود اختیار کر گئے۔

آج کل بیشتر سائنس دان اس امر پر متفق ہیں کہ مندرجہ بالا تمام نظریات غلط ہیں۔ ہماری زمین اور دوسرے سیارے نہ تو کسی تصادم سے پیدا ہوئے ہیں اور نہ کسی دھماکے کا نتیجہ ہیں۔ یہ دونوں صورتیں حوادث کا رنگ رکھتی ہیں۔ اگر ان کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید کائنات میں کوئی نظام موجود نہیں۔ جو چیز اتفاقی حادثہ کے رنگ میں ایک دفعہ واقع ہو سکتی ہے وہ دوسری دفعہ بھی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کائنات کی وسعتیں غیر محدود ہیں اور ان وسعتوں میں ستارے اس قدر دُور دُور بکھرے ہوئے ہیں کہ کھربوں کھرب سال میں بھی ان کے متصادم ہونے یا اس قدر قریب آجانے کا امکان نہیں کہ ان سے ہلاکت اور بربادی واقع ہو۔

اب اکثر سائنسدان اس نظریہ کی طرف مائل نظر آتے ہیں کہ تغیّرات ہنگامی شکل میں نہیں بلکہ باقاعدہ نظام کے ماتحت لمبے عرصہ میں وقوع پذیر ہوتے ہیں اور ان میں ایک قسم کی ارتقائی کیفیت پائی جاتی ہے۔ جدید نظریہ یہ ہے کہ ستاروں کے درمیان جو جگہ ہے وہ بالکل خالی نہیں بلکہ اس میں نہایت لطیف مادہ گیسوں اور گرد کے باریک ذرّات کی شکل میں بکھرا ہوا ہے۔ گیسوں کے یہ ذرّات بہت دُور دُور واقع ہیں اس لحاظ سے ہم ان کو دخان کہہ سکتے ہیں۔ اس دخان کے اجزاء کا تناسب وہی ہے جو سورج اور دوسرے ستاروں میں پایا جاتا ہے۔ اس کا ۹۹ فی صدی حصہ ہائیڈروجن اور ہیلیم پر اور ایک فی صد حصہ بھاری عناصر پر مشتمل ہے۔

زمین زیادہ تر آکسیجن، سلیکان (یہ ایک عنصر کا نام ہے) اور لوہے سے بنی ہے۔ اس کے برعکس دوسرے سیاروں میں بھاری عناصر کی مقدار نسبتاً زیادہ ہے۔

ایک جرمن ماہر طبیعیات کارل فان ویزساکر (Carl Von Weizsacker) اور ڈچ ہیئت دان جیرالڈ کوپر (Gerald Kuper) نے مندرجہ بالا نظریہ کو ایک معین شکل میں اس طرح پیش کیا ہے کہ ستاروں کے درمیان جو لطیف مادہ بکھرا ہوا ہے اس کے تکاثف سے نظام شمسی نمودار ہوا۔ تیز گردش کے باعث اس لطیف مادے نے پہلے ایک کثیف دخان کی شکل اختیار کی پھر وہ ایک چپٹے تھال کی صورت میں تبدیل ہو گیا جس کا پھیلاؤ [illegible] ارب میل سے بھی کچھ زیادہ تھا۔ گھومتے گھومتے ایک وقت ایسا آیا جب یہ دخان الگ الگ حصوں میں بٹ گیا اس تقسیم کی وجہ یہ ہوئی کہ تھال کے مختلف حصوں میں باہمی کشش یکساں نہ تھی۔ کشش کے اس اختلاف نے ایک نوبت پر ان کو الگ الگ کر دیا تاہم ہر حصہ اپنی اپنی جگہ گھومتا رہا۔ جو حلقے وسطی حصہ کے قریب تھے وہ جسامت میں چھوٹے تھے اور جو کناروں پر تھے ان کی جسامت چھوٹی تھی تقسیم کے عمل نے ابتدائی تھال کو گھومتے ہوئے حلقوں کے کئی دائرے بنا دیئے ہر دائرہ میں پانچ پانچ حلقے گردش کر رہے تھے۔ مختلف دائروں میں ان حلقوں کی ترتیب کچھ ایسی تھی جیسے ایک گلوبند یا مالا میں موتیوں کی کئی قطاریں پروئی ہوتی ہیں۔ تھال کا وسطی حصہ جو سب سے بڑا تھا سورج بن گیا اور اطراف کے حصے مختلف سیاروں کی شکل اختیار کر گئے۔ اس ترتیب میں ہر دائرہ کا مرکز سے فاصلہ اتنا ہی تھا جتنا کہ مختلف سیاروں کا سورج سے اب ہے اور ہر دائرہ اپنے سے قریب ترین اندرونی دائرہ کی نسبت مرکز سے دوگنا فاصلہ پر واقع ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان ہوا مختلف حلقے اپنے مرکز کے گرد گھوم رہے تھے لیکن اس گردش کے دوران اندرونی اور بیرونی حلقوں میں کوئی تصادم واقع نہیں ہوا۔ البتہ ایک دائرہ میں گھومنے والے حلقوں کا اندرونی حصہ اندرونی دائرہ میں گھومنے والے حلقوں کے بیرونی حصوں سے کسی قدر رگڑتے ہوا گزرا۔ اس رگڑ کے وقت اگر مَس کرنے والے ذرّات مساوی الحجم ہوتے تو وہ ایک دوسرے کو پیس ڈالتے لیکن جب ان میں ایک چھوٹا ایک بڑا ہوتا تو چھوٹا ذرّہ بڑے کے ساتھ مل کر اسی میں مدغم ہو جاتا۔ جب اس طرح ذرّات کافی بڑے ہو گئے تو انہوں نے چھوٹے ذرّات کو کشش ثقل کے ذریعہ اپنی طرف کھینچ لیا۔ اس عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام چھوٹے ذرّات غائب ہو گئے اور مادے کے بڑے بڑے ٹکڑے نمودار ہو گئے۔ گویا پہلے باریک ذرّات کے حلقے تھے جنہوں نے بعد میں موجودہ سیاروں کی شکل اختیار کر لی۔ اندازہ ہے کہ یہ تغیّر دس کروڑ سال میں واقع ہوا۔

جس وقت یہ تغیرات ہو رہے تھے سورج مسلسل سکڑ رہا تھا۔ بالآخر وہ اپنی موجودہ جسامت کو پہنچ گیا اور درخشاں و چمکدار ہو گیا اور اس میں سے اشعاع بڑی مقدار میں خارج ہونے لگی۔ یہ اشعاع لطیف مادوں پر دباؤ ڈالتی ہے چنانچہ اسی سے کم و بیش تمام سیارے متاثر ہونے لگے۔

ویزساکر اور کوپر کے نظریہ کے مطابق ہمارے نظام شمسی کے تمام سیارے شروع شروع میں بہت بڑے دُم دار ستارے نظر آتے ہوں گے۔ ہماری زمین بھی اس وقت موجودہ جسامت سے قریباً سو گنا بڑی تھی لیکن چونکہ ہائیڈروجن اور ہیلیم اس کا جزو نہ بن سکے اس لئے سورج کی اشعاع کے زیر اثر بہت سا مادہ اس میں سے خارج ہو گیا۔ یہ اخراج بڑی لمبی دُم کی شکل میں ہوا ہوگا۔ پھر ایک وقت آیا جب یہ دم بالکل کٹ گئی اور زمین اپنی موجودہ جسامت پر قائم ہو گئی۔ دوسرے سیارے مثلاً عطارد اور مریخ وغیرہ جو سورج سے قریب تھے ان کا بھی وہی حشر ہوا جو زمین کا ہوا لیکن جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیارے سورج سے دور تھے جیسے مشتری اور نیپچون وغیرہ۔ ان میں کچھ گیسی مادہ نظام شمسی کے قیام کے وقت سے باقی رہ گیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ صاف دکھائی نہیں دیتے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک دھندسی ان پر چھائی ہوئی ہے۔

مندرجہ بالا نظریہ حقیقت کے زیادہ قریب معلوم ہوتا ہے اور دوسرے نظریوں کے مقابلہ میں زیادہ امور کی وضاحت کرتا ہے۔ تاہم سب سائنسدان اس کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کئی شبہات ہیں جو باقی ہیں اور کئی سوالات ہیں جو ہنوز حل طلب ہیں۔ ایسا ہونا قدرتی امر ہے۔ ان تغیرات کے وقت کوئی عینی شاہد موجود نہیں تھا جو سو فیصد صحیح حقیقت بیان کر سکے۔ جو کچھ اس وقت کیا جا سکتا ہے وہ یہی ہے کہ اپنے اپنے علم و فہم اور تجربہ کے مطابق تغیرات کا ایک امکانی اور مجمل سا خاکہ پیش کر دیا جائے۔ نئے حقائق کی روشنی میں اس نظریہ کی صحت یا عدم صحت کو پرکھا جا سکتا ہے۔

قرآن کریم سے بھی ایک حد تک اس نظریہ کی تائید ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا .... (الانبیاء - ۳۱) کیا کفار نے نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین دونوں بند تھے پھر ہم نے ان کو کھول دیا۔

ایک اور جگہ فرمایا: ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا (حم سجدہ) پھر (خدا تعالیٰ) آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ محض ایک دخان کی طرح تھا اور اس سے اور زمین سے کہا دونوں اپنی مرضی سے یا مجبور ہو کر میری فرمانبرداری کے لئے آجاؤ۔

ایک دوسری جگہ فرماتا ہے: وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا (النّٰزعات - ۳۱) اور خدائے تعالیٰ نے اس کے (یعنی آسمان کے) ساتھ ساتھ اسی زمانہ میں زمین کو بھی بچھایا۔ اس آیت کریمہ میں اگرچہ 'بعد' کا لفظ استعمال ہوا ہے لیکن عربی زبان میں یہ لفظ 'ساتھ' کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ (اقرب)

ان آیات پر یکجائی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارا نظام شمسی بلکہ تمام فلکی اجرام اپنے ابتدائی دور میں گیسوں کا ایک مجموعہ یا دخان کی شکل میں تھے۔ پھر اندرونی دھکے سے ان کے کنارے نکل کر دور دور پھینکے گئے اور ان سے نئے کرّے پیدا ہوئے ہر کرّہ اپنے محور کے گرد، نیز ایک معین راستہ پر گردش کر رہا ہے ان آیات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تمام کرّے ایک ہی وقت میں معرض وجود میں آئے۔ یہ نہیں کہ سورج پہلے بنا اور پھر زمین وغیرہ کسی حادثہ کے نتیجہ میں بنی۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَحِفْظًا۔ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔ (حم سجدہ ۱۳) پھر ان کو سات آسمانوں کی صورت میں دو دوروں میں بنایا اور ہر آسمان میں جو کچھ ہونا تھا اس کی طاقت اس میں ودیعت کر دی اور ہم نے نچلے آسمان کو روشنیوں کے ساتھ خوبصورت بنایا اور (ہم اسے خوبصورت بنانے کے) حفاظت کے لئے بھی (اس میں سامان پیدا کیا) یہ غالب اور جاننے والے خدا کی تقدیر ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام وہ اجرام جو سمٰوات میں شامل ہیں دو دوروں میں ایک ساتھ ہی تیار ہوئے اور علاوہ ظاہری زینت کے وہ سب کے سب کسی نہ کسی رنگ میں زمین اور اہل زمین بلکہ تمام نظام عالم کی حفاظت اور بقا میں حصہ دار ہیں۔ اس جگہ جن دو دوروں کا ذکر ہے ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ایک دور وہ ہو جب تمام کائناتی مادہ گیسوں کے منتشر ذرات کی شکل میں خلاء کی وسعتوں میں بکھرا ہوا تھا۔ پھر وہ سمٹنا شروع ہوا اور ایک دخان کی صورت اختیار کر گیا اور تیزی سے گردش کرنے لگا۔ دوسرا دور وہ ہو سکتا ہے جب اس دخان کے مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے جدا ہوئے اور ہر ایک ٹکڑا اپنے مفوضہ کام کے لئے الگ الگ طور پر ارتقائی منازل طے کرنے لگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

یہی بات ویزساگر اور کوئیپر کے نظریے میں پیش کی گئی ہے۔ اس نظریہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مطابق نہ صرف نظام شمسی کے مختلف ارکین بلکہ تمام اجرام فلکی سب ساتھ ساتھ ہی ترقی کی منازل طے کرتے رہے اور ان سب کا معرض وجود میں آنا یکساں قواعد کے مطابق اور یکساں طریق پر ہوا۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے! (مینیجر الفضل ربوہ)

بیعت کی حقیقی غرض

"ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو یعنی تقویٰ اختیار کرو۔ قرآن شریف خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبر کرو اور پھر عمل کرو۔ کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جائے اور اس کی نواہی سے بچتے رہو... جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کر رہا ہے اور میرے لئے میری مخلوق پر شفقت کر رہا ہے تو اس وقت اپنے فرشتے اس پر نازل کرتا ہے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۶ ص ۴۲۰)

نیکی پر دوام — مجالس انصار اللہ متوجہ ہوں۔

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کروایا جا چکا ہے کہ رمضان شریف میں جن احباب جماعت نے پابندی کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی ہے وہ نیکی کے اس کام کو آئندہ بھی جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مجالس کو اس پر پوری طرح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرمہ زکیہ ظفر صاحبہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ محلہ دارالصدر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم محمد یوسف ظفر صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے پراویڈنٹ فنڈ میں مبلغ ۵۳۲۴/۷۴ روپے جمع ہیں۔

رقم مذکورہ مجھے ادا کئے جانے پر دیگر وارثان مرحوم کو کوئی اعتراض نہیں ہے لہذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۵۳۲۴/۷۴ روپے مجھے ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کا حصہ جائیداد ادا ہو چکا ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

۲۔ مکرم فتح محمد صاحب چک ۶/۱۱-R ضلع ساہیوال نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری رسول بخش صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱/۱۷ واقع محلہ دارالیمن ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) فاطمہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم (۲) فیض محمد صاحب (۳) غفور احمد صاحب (۴) داؤد احمد صاحب (۵) محمد نواز صاحب (۶) اعجاز احمد صاحب پسران مرحوم (۷) حفیظ بیگم صاحبہ (۸) رشیدہ بیگم صاحبہ (۹) بشریٰ بیگم صاحبہ (۱۰) بلقیس بیگم صاحبہ (۱۱) منور بیگم صاحبہ۔

والد صاحب مرحوم موصی تھے۔ پلاٹ مذکور مرحوم کا حصہ جائیداد ادا ہو چکا ہے۔

استدعا ہے کہ پلاٹ ۱/۱۷ برقبہ ایک کنال مرحوم کے تمام ورثاء کے نام بحصص شرعیہ بشرکت منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ ستمبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" مقرر کی گئی ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔ کتاب دفتر سے دستیاب ہے۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قائدین اضلاع! مرکزی سالانہ اجتماع میں خدام و اطفال کی زیادہ سے زیادہ حاضری اور مجالس کی سو فیصد نمائندگی کے لئے ابھی سے کوشش فرمائیں!

(معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصیان کرام توجہ فرمائیں

تمام موصیان کرام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصیان کے لئے زندگی میں جائیداد کی تشخیص کروا کے اقساط ادا کرنے کے سلسلہ میں مجلس کارپرداز کی سفارش پر شوریٰ ۱۹۷۰ء تک جائداد کی جزوی تشخیص کروانے کی اجازت مرحمت فرما دی ہے۔ اب اس قاعدہ کے الفاظ شوریٰ ۱۹۷۰ء تک حسب ذیل ہوں گے۔ شوریٰ ۱۹۷۰ء میں پھر یہ معاملہ انشاء اللہ العزیز زیر غور آئے گا۔

قاعدہ کے الفاظ

"عام حالات میں وصیت کا نفاذ بعد وفات موصی ہوتا ہے اور ترکہ کی صورت میں وصولی ہوتی ہے۔ لیکن جائیداد کے حصہ کی قبل از تدفین فوری ادائیگی بعض اوقات مشکل ہوتی ہے اس لئے جائداد والے احباب کی سہولت کے لئے روئیداد اجلاس اول منظور کردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شق نمبر ۴۔۵ کی روشنی میں مندرجہ ذیل قاعدہ بنایا جاتا ہے:-

(۱) موصی اپنی زندگی میں اپنی کُل جائیداد یا اس کے کسی حصہ کی حسب ضابطہ تشخیص کرا کے حصہ جائیداد یکمشت یا ایک سال (بارہ مہینوں) میں باقساط ادا کر سکتا ہے۔

(۲) ضروری ہوگا کہ تشخیص جائداد کی درخواست میں دفتری ریکارڈ کی خاطر موصی اپنی کل موجود الوقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا تفصیلاً مع ان کی اندازاً قیمتوں کے ذکر کرے۔

(۳) اگر جائیداد کے کسی جزو کی تشخیص کروانی مطلوب ہو تو اس کو معین کرنا ضروری ہوگا اور اس کی مشخصہ قیمت پر حصہ جائیداد اگر ایک سال کے اندر ادا نہ ہوگا تو وہ تشخیص منسوخ متصور ہوگی سوائے اس کے کہ موصی انتہائی استثنائی حالات میں مجلس کارپرداز سے مناسب مہلت حاصل کر لے۔

تشخیص منسوخ ہونے کی صورت میں جو رقوم اس سلسلہ میں ادا ہو چکی ہوں گی وہ موصی کے کھاتہ میں علی الحساب جمع رہیں گی۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

پیارے بچوں کے لئے تحفہ

پیارے بچو! شعبۂ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے آپ کے لئے ۲ دو نہایت خوبصورت اور دلچسپ کتابیں شائع کی ہیں۔ یہ کتابیں اتنی دیدہ زیب اور پیاری ہیں کہ بے اختیار انہیں خریدنے کو جی چاہتا ہے۔

اوّل۔ احمدی مسلمان بچوں کے لئے
پیارے اسلام کی پیاری باتیں } قیمت ۲۔ روپے

دوم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ۲-۵۰/ روپے

والدین کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنے بچوں کو یہ خوبصورت کتب تحفہ میں دیں۔ آج ہی منگوا لیجئے۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

گورنمنٹ پولی ٹیکنیک سیالکوٹ کے سالانہ امتحان ۸ ستمبر کو شروع ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب بھائیوں کو اعلیٰ نمبروں میں کامیاب کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(خاکساران صغیر احمد تنویر مسعود احمد رانا تنویر احمد شیخ جناح ہوسٹل کمرہ ۱۲ جی۔ پی۔ آئی سیالکوٹ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وقت آ رہا ہے کہ دنیا کی تمام سعید روحیں اسلام قبول کر لیں گی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"ہم محبت سے پیار سے اور بے لوث خدمت کے ذریعہ لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے کر انہیں باہم ایک دوسرے سے محبت کرنے کا درس دیتے چلے جائیں گے۔ ہم اس بات پر پختہ ایمان رکھتے ہیں کہ ایک دن آئے گا جب دنیا کے تمام بنی نوع انسان ہماری آواز پر کان دھریں گے اور اس پر لبیک کہتے ہوئے حق و صداقت کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔"

دعوت اسلام کے اس عظیم کام کے لئے مساجد کی تعمیر، مشن ہاؤسز کا قیام، قرآن مجید کی بکثرت اور ہر ملک کی اپنی زبان میں ترجمہ کر کے اشاعت اور اسلامی لٹریچر کی وسیع پیمانہ پر نشر و اشاعت، یہ سب کام ضروری ہیں جو جماعت نے شروع کر رکھے ہیں۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا قیام اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہوا ہے۔ پس اس فنڈ کو مضبوط بنایئے اور اپنے اپنے ملک میں اس تحریک میں جو الٰہی منشاء کے ماتحت جاری کی گئی ہے ضرور حصہ لیجئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر جاری ہے اور جلسہ سالانہ سے قبل اسے مکمل کرنے کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ احباب اور متعلقہ جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ تعمیر کا کام جاری رکھا جا سکے۔ تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام امانت مہمان خانہ جلسہ سالانہ $\frac{6855}{102-147}$ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

دعائے مغفرت

عزیز طارق ہمایوں مانگٹ جنہوں نے ابھی عمر رفتہ کی اکیس بہاریں دیکھی تھیں ۷ اگست ۱۹۶۹ء کو خدا کو پیارا ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

جب عزیز مرحوم کی عمر ابھی تقریباً ۱۲ سال تھی اور اطفال میں ہی شامل تھے حضور انور نے گھوڑ سواری کے متعلق جماعت میں ارشاد فرمایا تو عزیز مرحوم مجھے پوچھنے لگے کیا یہ اطفال کیلئے بھی حکم ہے یا بڑی عمر کے لوگوں کے لئے ہی۔ خاکسار نے بتایا کہ اطفال بھی گھوڑ سواری سیکھ سکتے ہیں۔ تب مرحوم نے گھوڑ سواری میں شوق لینا شروع کر دیا جب مرکز ربوہ میں گھوڑے لائے گئے تو عزیز مرحوم کم عمر گھوڑ سواروں میں شامل ہوئے اور اعلیٰ نمبر حاصل کئے۔ بعد میں خدام میں شامل ہو گئے اور نیزہ بازی میں حصہ لینے لگے۔ عزیز ہنس مکھ طبیعت اور بہت ذہین تھے۔

مرحوم کے والد مکرم چوہدری محمد حیات صاحب اور دیگر تمام خاندان کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ خاندان اور خاص طور پر عزیز طارق ہمایوں مرحوم کے والد محترم اور والدہ محترمہ کو صبر جمیل کی توفیق دے اور آئندہ ہر قسم کی پریشانیوں سے بچائے۔ آمین

(ملک سلطان احمد معلم وقف جدید مقیم مانگٹ اونچے)

ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری ہر مجلس انصار اللہ کے لئے ضروری ہے

بھارت میں احمدی مبلّغین کی کوششوں سے ۳۴ افراد کا قبولِ اسلام

آسام، اتر پردیش اور حیدر آباد میں احمدی مسلمان مبلّغین کی کامیابیاں

بھارت میں تبلیغِ اسلام کا کام جماعت احمدیہ کے ذریعے جس طرح کامیابی سے جاری ہے اس کی تفاصیل گاہے گاہے سامنے آتی رہتی ہیں۔ حال ہی میں قادیان دارالامان سے شائع ہونے والے ہفت روزہ "بدر" نے ۱۶ راگست ۱۹۷۹ء کے شمارہ میں یہ خوشکن اطلاعات دی ہیں کہ احمدی مبلّغین اسلام کی کوششوں کے نتیجہ میں آسام میں ایک تبلیغی دورے کے نتیجے میں آٹھ افراد حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے ہیں۔ آدھرا آندھرا پردیش سے اطلاع ملی ہے کہ گزشتہ دو تین ماہ کے قلیل عرصہ میں احمدی مسلم مبلّغین کی کوششوں کے نتیجہ میں بیس افراد احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو گئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اسی طرح ۲۳ راگست ۱۹۷۹ء کے شمارہ میں حیدر آباد میں تبلیغِ اسلام کی کامیاب مہم کا ذکر کرتے ہوئے بدر قادیان نے لکھا ہے کہ بعض احباب کو جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کی تقریر کا ٹیپ سنایا گیا تو ان کے دل کی دنیا ہی بدل گئی اور خدائی فرشتوں نے ان کے دل پر ایسا تصرف کیا کہ چار افراد نے فی الفور بیعت کا خط لکھ دیا۔ مبلّغ حیدر آباد مکرم حمید الدین صاحب شمس نے ان افراد کی استقامت اور ازدیادِ ایمان کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھاتے چلے جائیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشادِ خداوندی "وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ" بیان کرنے کے بعد فرمایا:-

"مہدی معہود کے وجود کی سرسبز شاخو! میرے پیارو! ان ابتلاؤں پر صبر و ثبات کے ساتھ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے والو! اس ایثار و وفا کے نتیجہ میں ان تمام برکات اور رحمتوں کے وارث بنو جن کی اس آیۂ کریمہ میں بشارت دی گئی ہے اور خدا کے اس مخلص گروہ میں شامل ہو جاؤ۔۔۔ اور شامل رہو۔۔۔ جو ہدایت یافتہ اور سچی کامیابی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ آپ کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ آمین"

غلبۂ اسلام کے لئے حضور نے جو عظیم سکیم "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے نام سے جاری فرمائی ہے اس میں بھی اپنا قدم آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیے اور اپنے وعدوں کی ادائیگی مراحل وار بروقت کرتے جائیے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ۔ ربوہ)

ولادت

مورخہ ۲۶ راگست ۱۹۷۹ء کو میرے بیٹے عزیز آصف ممتاز کو خدا تعالیٰ نے ایک بچی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام عطیۃ الحلیم تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مرزا محمد شفیع صاحب ریواز گارڈن نمبر ۳۲/۴ لاہور کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نومولودہ کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ اشتیاق علی فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران کا فرض

فریضۂ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رکن ہے جس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ قرآن پاک میں جہاں بھی اقیموا الصلوٰۃ کا حکم آیا ہے وہاں ساتھ ہی اٰتوا الزکوٰۃ کا ارشاد بھی صادر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے اپنی واجب الاداء زکوٰۃ ادا فرما رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے جماعت میں ایسے کئی احباب موجود ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہے مگر ادا نہیں کر رہے۔ ممکن ہے مسائل کی لاعلمی کے باعث ان سے سستی ہو جاتی ہے۔

عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ گاہے گاہے فریضۂ زکوٰۃ کی ادائیگی کی تحریک فرماتے رہا کریں اور جن احباب کے متعلق علم ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے انہیں اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں اور ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کا انتظام فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی و کوشش میں برکت دے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم میاں ظہور الدین صاحب ٹیلر ماسٹر ریلوے روڈ گجرات کا پوتا عزیزم بشارت بیمار ہے۔ احباب سے بچے کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک سلطان احمد معلم وقفِ جدید۔ مانگٹ اونچے)

ضرورت لیڈی ڈاکٹر

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں لیڈی ڈاکٹر کی دو آسامیاں خالی ہیں اور لیڈی ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے زنانہ مریضوں کو بے حد دقت ہے۔ مرکزِ سلسلہ میں رہ کر خدمت کی خواہش مند لیڈی ڈاکٹروں سے گزارش ہے کہ فوری طور پر اپنی خدمات پیش کریں۔

خاکسار لطیف احمد قریشی

قائم مقام چیف میڈیکل آفیسر

ضروری تصحیح

الفضل مجریہ ۴ ستمبر ۱۹۷۹ء کے صفحہ ۴ پر "پاک تبدیلی پیدا کرو" کے عنوان سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظاتِ مبارکہ کا ایک اقتباس شائع ہوا ہے۔ اس کا ایک فقرہ سہواً غلط شائع ہو گیا ہے جس سے اس کا مفہوم بدل گیا ہے۔ اصل فقرہ یہ ہے:-

"جو ظلم کی راہ سے خدا کے حقوق دوسروں کو دیتا ہے وہ ذلت کی موت دیکھے گا۔"

احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے۔ (مینجر الفضل)

فوری فروخت کے لئے دستیاب

ایک عدد مائیکرو ویو، ڈیپ فریزر ۱۵ فٹ، کوکنگ رینج گیس اور PHILCO واشنگ مشین۔

پتہ:- ۱۱/۴ دار البرکات ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے — با اعتماد ادارہ — ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون دفتر ۵۲۱ فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں